www.emarsiya.com

[illegible]	[illegible]	[illegible]
پہلے نہ بہشت اور نہ رخ حور دکھائے اللہ ان آنکھوں سے وہی نور دکھائے	رضوان کی طرح خادم درگاہ کھڑے ہیں کیلیں نہیں اس در پہ ستارے جڑے ہیں	ہاتھ آیا شرف جب قدم اس فرش پہ پہونچا کرسی پہ دھرا پاؤں تو سر عرش پہ پہونچا
[illegible]	[illegible]	[illegible]
دل کھل گئے آئے جو رواق شہ دیں میں فردوس سے نکلے تو گئے خلد بریں میں	کس در کے لئے خلق میں یہ عز و شرف ہے دنیا میں جواب اسکا اگر ہے تو نجف ہے	یہ قصر فلک قالب افتادہ ہے اسکا کہتے ہیں جسے کاہکشاں جادہ ہے اسکا
[illegible]	[illegible]	[illegible]
بے اذن بشر کیا کہ ملک جا نہیں سکتا جھوٹی کوئی روضہ میں قسم کھا نہیں سکتا	یہ کونسی جا گہہ ہے رہے دھیان ادب کا آرام میں ہے لال شہنشاہ عرب کا	ہوتا ہے یہ دھوکا فلک نیلوفری پر تیر روز کا ہے ایک نگین تاج زری پر

www.emarsiya.com

۱۰

بے حسن نہ دیکھا کوئی روزن کوئی جالی
معمار نے بھی اوسکی بنا ور کی ڈالی
منھ ملتا ہے خورشید ہر اک خشت پہ آکر
گچ وہاں کی بنائی ہے ستاروں کو ملا کر

۱۱

کیا قدر ارم جب کہ مکین اوسمیں نہیں ہے
خاتم تو ہے نادر پہ نگین اسمیں نہیں ہے

۱۲

تیر آتے تھے ہر صف سے امام از لی پر
فوجوں کی چڑھائی تھی حسین ابن علی پر

۱۳

ہے زلف سے حور اوسکی سر پاک کے نیچے
سوتا ہے زرہ پوش جوان خاک کے نیچے

۱۴

بخشے ہیں خدا نے دل پر نور دروں کو
حوریں ہیں کہ غرفوں سے نکالے ہیں سروں کو

۱۵

کچھ کہہ تو نہ سکتے تھے شہ دین کے ادب سے
ہونٹوں کو چباتے تھے مگر جوش غضب سے

۱۶

رحمت کا سفینہ اوسے کہیے تو بجا ہے
کابوت سکینہ اوسے کہیے تو بجا ہے

۱۷

ہر وقت نیا حسن نئی جلوہ گری ہے
کھنچنے میں ہے طاؤس اور اترنے میں پری ہے

۱۸

محتاج تھا وان لاشۂ نوشاہ کفن کو
یاں بیبیاں رنڈسالہ بناتی تھیں دلہن کو

www.emarsiya.com

۱۹

مطلع

جب لاش قاسم غیظ سے حیدر نے دیکھا
تیغیں کیں طرف غیظ سے حیدر نے دیکھا
تنہا بھائی کا رو کر شہ ابرار نے دیکھا
کی عرض یہ دل ہار کے سرکار نے دیکھا

تیغوں سے عجب سر دروان کٹ گیا بھائی
واللہ کہ دل زیست سے اب ہٹ گیا بھائی

۲۰

بھیجیں کیا دل کو غم راحت جان نے
کیا پاس کی تکلیف سے ہی غنچہ دہان نے
دنیا سے کیا کوچ جب سرو روان نے
لیا چین قفس بہار ہی میں خزان نے

ہم خلق سے پہلے نہ سفر کر گئے افسوس
جینے کے جو قابل تھے وہ یوں مر گئے افسوس

۲۱

گھوڑے نے تن سے مصیبت
پامال ہوا گھوڑے نے تن سے مصیبت
لوٹا گیا بھائی کا جو تن سے مصیبت
بیوہ ہوئی اک شب کی دلہن سے مصیبت
بے شمع ہوئی بزم حسن سے مصیبت

تازہ ہیں پھر بھائی غم ہو گیا آقا
دو گھر ہوئے برباد ستم ہو گیا آقا

۲۲

کیا کیا پیش فوج ستم دیکھ رہے ہیں
سن تازہ نہالوں کو قلم دیکھ رہے ہیں
دیکھو دم دم کو دم دیکھ رہے ہیں
دیکھو یہ نظارہ ہے اور آنکھوں سے ہم دیکھ رہے ہیں

کس طرح نہ سینہ میں الٹ جائے کلیجہ
پتھر پہ یہ صدمہ ہو تو پھٹ جائے کلیجہ

۲۳

مولا کے لشکر نہیں سکتے
تلوار دے کر نہیں سکتے
دل غم سے ہو گیا ہے خون ہے
خون کا سکتے نہیں سکتے

دنیا غم نوشاہ میں اندھیر ہوئی ہے
کیا جانے مری موت میں کیوں دیر ہوئی ہے

۲۴

یاد آئی ہے بھائی کی وصیت مجھے بار
فرمایا تھا دم مرگ جو بھائی نے غمخوار
زہرا کے تھا دم کے برادر نے بکار
عباس دلاور کے قاسم سے جگر دار

جو اس پہ بلا آئے وہ رد کیجیو بھائی
ہر دکھ میں بھتیجے کی مدد کیجیو بھائی

۲۵

تلوار علی لیجیے سے پیدا
ٹھہرا کہ جو حکم شاہ والا
کچھ بن نہ چلا حکم شہنشاہ والا
دیکھا کیا خوب حفاظت کا ہم نے

قاسم کے عوض تیغ دستان کو نہ سکے ہم
پامال بھتیجا ہوا اور جا نہ سکے ہم

۲۶

سیاہ میں لازم تھا کہ دنیا سے گزرتے
تلوار جب آتی تو سپر سینہ پہ کرتے
قاسم کے عوض خود نہیں بھر سینہ پہ کرتے
قسمت میں تو یہ دن تھا کس طرح سے مرتے

ناشاد بھتیجے سے ندامت کسے ہوتی
پہلے اجل آتی تو خجالت کسے ہوتی

۲۷

واللہ کہ قاسم کی بھی تقدیر تھی کیا خوب
سامان وہی سب ہوا جو تھا مطلوب
مسموم ہوا سید زینب کا جو محبوب
سب ہم میں کہ ہو جائے جو بھائی کا محبوب

منہ زینب ناشاد کو دکھلا نہیں سکتے
بھابھی کے بھی پرسے کے لیے جا نہیں سکتے

www.emarsiya.com

۲۸

[illegible]

یون خلق مین تاراج نہو باغ کسی کا
اب ہمکو دکھائے نہ خدا داغ کسی کا

۲۹

[illegible]

بھائی کی خوشی خلق مین سب کرتے ہین بھائی
ہم تمسے رضا ان کی طلب کرتے ہین بھائی

۳۰

[illegible]

داغ غم فرزند جوان سہہ نہ سکین گے
اکبر بھی پھر اس امر مین کچھ کہہ نہ سکین گے

۳۱

[illegible]

بخشش تو کریمون ہی کا دستور ہی آقا
مین آپکو کچھ دون میرا مقدور ہی آقا

۳۲

[illegible]

آنکھین نہ چراؤ کہ جگر بند علی ہو
دور نکی اجازت کہ سخی ابن سخی ہو

۳۳

[illegible]

مشہور ہی حر ار غلام آپ کا سب مین
عزت نہین رہنے کی شجاعان عرب مین

۳۴

[illegible]

ان قدمون کو چھوڑا ہی کبھی یاد تو کیجیے
بعد آپ کے ہم کیا کرین ارشاد تو کیجیے

۳۵

[illegible]

سمجھائیو اوس شہنشاہ زمن کو
پرسا مرا دینا مری ناداریہن کو

۳۶

[illegible]

غارت کی خوشی لشکر بے پیر مین دیکھین
عابد کا گلا طوق گلوگیر مین دیکھین

www.emarsiya.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشہور شہر میں مجھے شیوان کو دکھا نہیں سکتا
روضہ پہ بد اللہ کے بھی جا نہیں سکتا

کیا کام ہے یہاں دور رہے پاس نہ آئے
کہدو کہ مری قبر پہ عباس نہ آئے

یوں کہنے کو ہاں مرتبے اعلیٰ ہیں تمہارے
تم سب ہو غلام انکے یہ آقا ہیں تمہارے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ معرکہ دیکھا تھا کوئی اور نہ لڑا تھا
خادم کیطرح میں بھی پس پشت کھڑا تھا

فرمایا اولوالعزم ہے تو تجھکو یقین ہے
پیارے ابھی مرنیکا ترے وقت نہیں ہے

بیتاب ہو شبیر جو لڑنے پہ تلے ہیں
جو آپ میں جوہر ہیں وہ سب مجھ پہ کھلے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فخار ترا فاطمہ کا لال ہے بیٹا
تو سب ترے بیٹوں میں خوش اقبال ہے بیٹا

پسپا ہوئے سب داد و غا دیکے پھر آئے
رن سے کئی سرداروں کے سر لیکے پھر آئے

ہر ضرب میں سر تن سے گرے خاک پہ کٹ کر
پھر آئے صفیں فوج مخالف کی الٹ کر

www.emarsiya.com

رخساروں کو اشکوں سے بھگوتے ہوئے آئے
جب تیسری بار آئے تو روتے ہوئے آئے

جب آیا تو اس بندۂ دلگیر کو بھیجا
اکبر نہ شبیر کو نہ شبیر کو بھیجا

کیا عرض کروں صبر کا یارا نہیں آقا
غم ہے کہ غلام آپ کو پیارا نہیں آقا

بیزار پدر جس میں ہو وہ بات نہ کیجیو
رتبہ میں کبھی اُنسے مساوات نہ کیجیو

ان دونوں میں خوشبو ہے رسول عربی کی
یہ لال مرے پاس امانت ہیں نبی کی

محبوب کو اپنے یہ پسر حق نے دیئے ہیں
جو رتبۂ اعلیٰ ہیں وہ سب انکے لیئے ہیں

بھیجوں انہیں لڑنے کو نبی صدقے ہوں جس پر
ہو بیٹے جو تجھ سے ہوں تو قربان کروں انپر

کام انکے جو آئے تو لڑا دوں میں گھرانا
پیارا نہ کیا اُنسے نبی نے پسر اپنا

ضائع ہوا گر چشم تو مردم کا مزہ ہے
اے نور نظر ہاتھ تو آنکھوں کی سپر ہے

www.emarsiya.com

۵۹

جس دم دعا کو ہاتھ اٹھائے وہ دکھا سے تیر
ہر چند بیٹا ہے یہ حضرت شبیر
انصاف سے کہو بھی شہ خدا یہ تیر

۶۰

گھبرا کے عباس نے رخصت ہوئی تمہاری
آنکھ اٹھا کے دیکھو کیوں کہ ہے صورت ابھی ہماری
گھبرا کے کہا شہ نے کہ ہوگا جو خوشی ہو تمہاری

۶۱

تم کو دیکھ کر ابھی اکبر و اصغر کی جدائی
تمہارے تقدیر میں ہے ہم کو دیکھ کر ابھی
دیکھیں گے اس طرح بھی ہم کو دیکھ کر ابھی
قسمت میں ہے دیکھیں ہم کو دیکھ کر ابھی

تا عصر یہ وقت اور یہ زمانہ نہ رہیگا
پھر خلق میں خادم کا ٹھکانا نہ رہیگا

آنسو وہ نہ منہ سے بھی اب کچھ نکلیں گے
تم سب میں خوشی خیر ہیں داغ نہیں گے

ہمدم کوئی غیر از الم و یاس نہ ہووے
سر تن سے کٹے جب تو کوئی پاس نہ ہووے

۶۲

ہوتا ہے بڑا بھائی کو بھائی کا سہارا
بھائی ہی وہ بھائی کہ جو بھائی کا ہے پیارا
بھائی ہی وہ ہے کہ جو ہو غم خوار ہمارا
عباس جدائی نے تمہاری ہمیں مارا

۶۳

عباس سے کہا شہ نے کہ ہو تم شاہ کے ہمراہ
یہ کیسے سوچے تھے قدر کو نہیں سے ہمراہ
عباس بھی تھے قدر کو نہیں سے ہمراہ
فضہ نے کہا زینب دلگیر سے ناگاہ
میرا نے اسے زینب ہیں ہمراہ

۶۴

فضہ نے کہا خیر کہ ہے خالق اکبر
زینب نے کہا خیر کہ تنہا ہیں برادر
ہر دم کوئی ایسا اثر کہ تنہا ہیں برادر
فرمایا ہیں بھی سب کہ تنہا ہیں برادر

کیونکر دل غمدیدہ کو سمجھائیگا شبیر
اب بابا کی تصویر کہاں پائیگا شبیر

ہے ریش بھی تر اشکوں سے رخسار بھی نم ہیں
رومال تو ہے آنکھوں پہ اور ضعف سے خم ہیں

رونا نہیں بیوجہ جگر بند نبی کا
سامان ہے یہ رخصت عباس علی کا

۶۵

ہے ہے میں قدر کہاں گھر کے لالی
کیسی یہ بابا کی ہے ساداتِ ہمراہی
آفت ہے علمدار دلاور کی جدائی
ہوجائیگا اب اور بھی تنہا مرا بھائی

۶۶

تیغ کے مارا رنگ رخ آئینہ منظر
یا علی اکبر کے بیٹے ہیں
یوں کہنے لگی زوجہ عباس دلاور
کیوں خیر تو ہے کیا ہوا ای شاہ کی خواہر

۶۷

دیکھی جو شہ نے کہ ہے شاہ کی ہمشیر
داخل ہوئے دیکھے وہ جا رہی تصویر
دیکھی جو شہ نے کہ ہے شاہ کی ہمشیر
[illegible]

پردیسیوں سے جنگ یہ کیوں ٹھن گئی لوگو
ہر ہو بھائی یہ کیا بن گئی لوگو

بولیں کہ یوں ہیں حال میرا غیر ہے بھابھی
کھل جائیگا جو ہوویگا ہاں خیر جو بھابھی

اک ہاتھ سے لیں سبط پیمبر کی بلائیں
اک ہاتھ سے عباس دلاور کی بلائیں

www.emarsiya.com

۶۴

خوش ہو کے صدا کرتی تھی وہ شاہ کی تعریف
جو رائی یہ سلامت رہے اے خالق کونین
فرماتے تھے رو کے شہ ذیشان یہ بھائی
بس آج تک ساتھ رہا اب ہوئے جدا ہم

یہ روتے ہیں جون جون انہیں سمجھاتے ہیں بھینا
بھائی تو ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہیں بھینا

۶۵

یہ غیظ میں کہتے نہیں روکے سے کسی کے
کہتے ہیں چلا جاؤں گا روضہ پہ علی کے

خود گور کنارے ہیں بھروسا ہیں کیا ہے
اچھا یہ چلے جائیں ہمارا بھی خدا ہے

۶۶

اب اپنے زیادہ ہیں پیارا نہیں کوئی
بعد انکے حسینؑ کا سہارا نہیں کوئی
انکے نہ جدا ہوں گے ہمارا نہیں کوئی
معلوم ہوا اب کہ ہمارا نہیں کوئی

۶۷

یہ سنتے ہی گھبرا گئی وہ شاہ کی ہمشیر
بولی کہ نہ بھائی یہ بھی اپنے نہ ہوں گے
ہو دور یہ آزار جفا اشکر اعدا
رخصت ہیں عباس ہیں زینب کے تصدق

حجت انہیں کچھ جانے نہ جانے ہیں نہیں ہے
ایسا تو وفادار زمانے میں نہیں ہے

۶۸

رہ سکے جو خفا ہیں اسکے بھائی
جرار وفادار و مددگار و وفادار
خصت ہو اسی سے کہ اجازت نہیں پائی
کہا سے ہی آخر نہ ہے ایسی جدائی

تھوڑے ہیں الم اور یہ غم کھا نہ دونگی
رخصت بھی دیں آپ تو میں جانے نہ دونگی

۶۹

ہے سکینہ اگر آج نہیں مادر مخدرہ
پالا ہے انہیں گود میں کیا ہیں نہیں فخار
ہر وقت ہیں ایسی راحت کے طلبگار
ہیں انکے بلکوں پہ نگرانی جاتے ہیں عباس

جو ہوتا ہے ارشاد بجا لاتے ہیں عباس
کیوں آپ ہیں بیتاب کہاں جاتے ہیں عباس

۷۰

حضرت نے زلیخا کو کیا بھائی کو بھاؤ
زینب سے کہا آؤ میں قربان ادھر آؤ
سکینہ کے اگلے ہیں کی تصدیق ہے
سکینہ کو زینب کی تصدیق ہے

تم پاس نہ ہوگے تو کدھر جائینگے شبیر
ہتھیار نہ کھولو نہیں جائینگے شبیر

۷۱

صدقے ہے بہن اور ہے زوجہ برادر
داغ اپنے ہوا کا نہ دو راہ برادر
ہے خدمت بھی بھائی کا اللہ برادر
پیارا ہے سکینہ کا بس یہ بھی برادر

تقدیر میں آرام کوئی آن نہیں ہے
آج اپنی سکینہ کا بھی کچھ دھیان نہیں ہے

۷۲

عباس نے رو کر کہا اے ثانی زہرا
اے بہن عزت ہے جو بھائی کو کروں کیا
اے دیکھ کو میدان میں جلے تشنہ لبوں کا
تیرے ہی جو بھائی ہیں تو اقا کے نگرانی

مر جانے سے میرے کوئی برباد نہ ہوگا
شبیر نہ ہونگے تو گھر آباد نہ ہوگا

www.emarsiya.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جراروں کے سر جسم پہ محسن کے لیے ہیں
اچھا جنھیں پالا ہے وہ کسد کے لیے ہیں

اس گھر کی غلامی مجھے منظور نظر ہے
وہ بھی مرا آقا ہے جو آقا کا پسر ہے

عزت پہ نکوہار کے بات آن پڑی ہے
اے بنت علی عقدہ کشائی کی گھڑی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میدان میں بڑی سب رو بی کرتے ہیں اعدا
اکبر سے مبارز طلبی کرتے ہیں اعدا

سمجھانیکو بھیجا تھا مجھے شاہ زمن نے
فرمائینگے کہو یا مرے بھائی کو بن نے

منظور ہے صدقے ہوں شہنشاہ امم پر
سمجھاتی ہوں جب میں یہ گرتے ہیں قدم پر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تنہائی کا کچھ غم نہیں راضی برضا ہیں
بندے کے تو سب امر محول بخدا ہیں

مشتاق ہو جسکے تھیں وہ باغ مبارک
شبیر کے سینہ کے لیے داغ مبارک

اسطرح جو شاہ شہدا روتے ہیں بی بی
سر دار و علمدار جدا ہوتے ہیں بی بی

www.emarsiya.com

۸۴

[illegible]
[illegible] عباس سے [illegible]

۸۵

عباس نے فرمایا کہ دریا نہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]

۸۶

[illegible]
[illegible] عباس [illegible]
[illegible] عالم
[illegible] عباس [illegible]

بہتے تھے جو آنسو خلف شیر خدا کے
سوکھے ہوئے لب ملنے لگے شہ سے چچا کے

تقدیر سے کیا زور ہے سقائے حرم کا
وعدہ کریں کیونکر کہ بھروسا نہیں دم کا

یوں خیمہ کے پردے سے وہ صفدر نکل آیا
گویا کہ قمر برج سے باہر نکل آیا

۸۷

عباس نے [illegible] کہا کیا چاہتے جاتی
فرما کے سکینہ نے [illegible] نشانی
عباس نے فرمایا [illegible] تری تشنہ دہانی

۸۸

[illegible] کہنے لگی وہ [illegible]
[illegible] کیوں [illegible]
[illegible] سنیں [illegible]

۸۹

[illegible] جلال [illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible] کو [illegible]

لو گود سے اترو تو اب ہم جائیں سکینہ
لے آؤ کری مشک تو بھر لائیں سکینہ

حضرت نے سنیں حضرت عباس کی باتیں
ماتم کی خبر دیتی ہیں یہ یاس کی باتیں

چوما ظفر و فتح نے دامان علم کو
اقبال نے ہاتھوں کو شجاعت نے قدم کو

۹۱

[illegible] سکینہ [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کو [illegible]

۹۲

[illegible] کو [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کہا [illegible]

جلد آؤنگا دریا سے یہ فرما کے سدھارو
جاتے ہو تو آ جاؤ قسم کھا کے سدھارو

کام انکا تو ہے کوشش و تدبیر سکینہ
آگے تری قسمت تری تقدیر سکینہ

کہتا تھا حشم دجد ہو یہ حال ہے میرا
عزت نے کہا اوج پہ اقبال ہے میرا

www.emarsiya.com

۹۱

استادہ ہوا در پہ جو وہ رکن معظم
دونی ردو دولت کی بڑی گاہ ہوئی اوسدم
تھا متصل سبح شرف نیر اعظم
عالم کو نظر آنے لگا نور کا عالم

گردوں پہ مہ و مہر بھی چکر میں پڑے تھے
گویا کہ علی عرش کے پہلو میں کھڑے تھے

۹۲

داؤدی زرہ سے اوسی انداز سے بر میں
ہیبا را وسی شان سے باندھے ہوئے کمر میں
غصہ وہی چشم غضب وہی رعب نظر میں
بر پا ہے قیامت شہ مظلوم کے گھر میں

جسدم یہ چڑھا گھوڑی پہ غش کر گئے شبیر
ہمکو تو یقین ہو گیا تھا مر گئے شبیر

۹۳

سب فوج ملائک کی نظر اوس سے لڑی تھی
اوڑھے ہوئے اک سبز ردا حور کھڑی تھی

۹۴

اسوار تھی غضنفر ارباب زمن آئی
یا باد صبا ناز سے سوئے چمن آئی
جب گرد اڑی بوئی گل یاسمن آئی
جب گھوڑا تھا کہ بیچ ہوئے زیر و زبر بھی

آمد در دولت پہ ہوئی کبک دری کی
مرغان ہوا بھول گئے چال پری کی

۹۵

جاسوس یہ کہتا تھا کہ صفدر نظر آیا
جرار و وفادار دلاور نظر آیا
بھیجا ہوا مقتل میں غضنفر نظر آیا
سب فوج کو نور رخ حیدر نظر آیا

گردوں پہ ہوا غل کہ یہ قدرت ہے خدا کی
دی خاک کے ذروں نے صدا اصل علی کی

۹۶

اللہ رے اوج علم لشکر شاہی
تھا زیر نگیں ماہ سے تا ماہی
کیا نور کی آئی
پنجہ جو ہلا پیل کا دامن جو ہلا ماہی

سبزی حسن سرخی رنگ شہ دیں تھی
سینے کا فلک تھا تو زمرد کی زمین تھی

۹۷

گھوڑے سے پھر حضرت عباس نکلتے
روح اسد اللہ چلی شیر کے ہمراہ
جاسوس نے دی جا کے خبر فوج کو ناگاہ
آتا ہے بڑا شیر دلاور سوئے جنگاہ

اس سج کا جوان عرب سے تا شرق نہیں ہے
حیدر ہیں اور اسمیں سر مو فرق نہیں ہے

۹۸

غازی کی وہ شوکت وہ شکوہ علم نور
کہتی تھی زمین اوٹھکے اٹھا الطور
ہم چشم تھا کہ بکھرے ہوئے تھے سر حور
ہم پنجہ ہوئے پنجہ یہ کیا ہم کا تھا زور

دکھلاتا تھا سر سبزی افلاک پہ ہرا
تھا دامن مریم کی طرح پاک پہ ہرا

۹۹

کل تھا کہ جہان میں علم ایسا نہیں دیکھا
زرزیب پہ پرچم ایسا نہیں دیکھا
اقبال و جلال و حشم ایسا نہیں دیکھا
سردار و مغیث ثابت و در ایسا نہیں دیکھا

طوبا ہو تو ایسا مہ کامل ہو تو ایسا
ایسے علم نور کا حامل ہو تو ایسا

www.emarsiya.com

[illegible]

کہتی تھی فصاحت کہ ثنا ایسے زباں کو
دم بند تھے دہشت سے فصیحان جہاں کو

لاکھوں کو رلا دیں یہ تصور نہیں جاتا
فانوس نہیں بھی شیر و نگاہ تو نہیں جاتا

بت خانۂ آزر کو تہ و خاک کیا ہے
اصنام سے اللہ کا گھر پاک کیا ہے

[illegible]

گھر وہ ہے ملک برج شرف کہتے ہیں جسکو
بیشہ وہ ہے اپنا کہ نجف کہتے ہیں جسکو

ہر چند پیادہ وہ شہ عرش نشیں تھا
سر غمر کا خندق میں کہیں جسم کہیں تھا

ہم شیر ہیں زور اسد اللہ ہے ہم میں
برہم ہوں تو دنیا کو الٹ دیتے ہیں دم میں

[illegible]

قوت نہیں اعجاز ہے سب فوج میں غل تھا
خندق پہ ادھر در تھا ادھر لاشوں کا پل تھا

پروا نہیں دنیا کی غنی ابن غنی ہیں
تلوار کے مالک ہیں شجاعت کے دھنی ہیں

اڑتا گیا اور بھر کے ترا نکل آیا
تلواروں کے جنگل سے چکارا نکل آیا

www.emarsiya.com

۱۱۰

[illegible]

تلوار کی بجلی جو گری کوند کے رہ گئی
آخر صفت اول ہوئی اک چشم زدن میں

۱۱۱

[illegible]

جھونکا جو چلا مرگ شمشیر کا سن سے
ڈھالیں نواؤں میں رہ گئیں سر اڑ گئے تن سے

۱۱۲

[illegible]

آمد ملک الموت کی ہے وار نہیں ہے
یہ مرگ مفاجات ہے تلوار نہیں ہے

۱۱۳

[illegible]

پھر وقت نکل جائیگا اصلا نہ ملے گا
لاشوں کے ہوئے ڈھیر تو رستہ نہ ملے گا

۱۱۴

[illegible]

کیا قبضہ سے اوس برق جہاں سیر کے نکلے
فولاد کا دریا ہو تو وہ پیر کے نکلے

۱۱۵

[illegible]

جب تک نہ کسا اور کبھی جھکتے نہیں دیکھا
ہاں سیل رکے پر اوسے رکتے نہیں دیکھا

۱۱۶

[illegible]

تھی رمتے میں جب توسن چالاک سے نکلی
کھینچا تو چمکتی ہوئی پھر خاک سے نکلی

۱۱۷

[illegible]

رخ پھر گئے تھے صاعقہ اشعلہ فشاں سے
تیروں سے کمان بھاگتی تھی تیر کماں سے

۱۱۸

[illegible]

ہے دور سے برچھی تو برابر سے چھری ہے
سچ کہتے ہیں تلوار کی بھی آنچ بری ہے

www.emarsiya.com

۱۱۸

بجلی کی چمک تھی نہ یہ چمک اسکی
شعلہ بھی گریزاں ہو جو دیکھے لپک اسکی
اس دھوم سے ممالک تھے جن ملک اسکی
رہ رہ کے تنا کرتے تھے جن ملک اسکی

لرزاں تھے نہ خاک قدم گاو زمین کے
پر کاٹتی تھی حضرت جبرئیل امین کے

۱۱۹

دیوانی فکر کی بنا اوسنے چھوڑ دی
دم بھر میں جو سیفی تھی اوسے بر دم جلالی
اس صف میں جو سیفی تھی اوسے کاٹتا تھا تیغ بلالی
ناخن ہلال الموت کا تھا تیغ بلالی

بند اوسکے جدا سب تھے جو لڑ تھے تو تارا
وہ کونسا عقدہ تھا جو اوسپر نہ کھلا تھا

۱۲۰

اک آنت تو اوسکی صفا کے پہ آگئی
جس صف پہ چلی تیغ وہ صف خاک پہ آئی
گر سر تن بجلی نہ ظالم نہ ہلال پہ آئی
دو ہو گئی جس ظالم نہ ہلال پہ آئی

ہر صف کا یہ احوال تھا اس سیف دو دم سے
جسطرح کوئی کاٹ دے سطروں کو قلم سے

۱۲۱

آفت تھی قیامت تھی جلا دا تھی بلا تھی
بجلی تھی کٹاری تھی قرولی تھی قضا تھی
روکے کوئی کیا بازو ظالم نہ تھی تیغ قضا تھی
لیکن تہاوہ ظالم کہ لہو جسکی غذا تھی

بجلی کو بھی تڑپا دیا تھا جلوہ گری نے
تاب اوسکی نہ تھی مارگ نکالی تھی پری نے

۱۲۲

کھا تھا تیغ تند دیکھ کے سب تیغ زن کی
قامت تھی جی چلی تھی وہ بانکپن اوسکا
ہاں کیا دھر اور وہ تابان بدن اوسکا
ہاں کیا تھی سر پہ تھا جان بدن اوسکا

ہی صاحب جوہر کا محل چرخ برین پر
رکھا ہی سر نوک کبھی پاؤں زمین پر

۱۲۳

دشمن کو جو اوسکی تھی وہ فضا
کیا وہ کشتہ ملک الموت نہ تھا
کیا وہ کشتہ ملک الموت نہ تھا
کاٹ اوسنے سر اور دیو کو تھا اوتارا

دریا بھی تلاطم میں رہا کاٹ سے اوسکے
اوبھری نہ کوئی کشتی تن گھاٹ سے اوسکے

۱۲۴

نقل کو جو اوسکی تھی نہ تھی
پیدا تھی ہر اک کو طراری
رد کرتی تھی ہر اک کو طراری
نہ تھا شعور کہ ہر اک کو داری

نصرت ہوا اگر ایک جوان ساتھ ہوا ایسا
تیغ ایسی ہو دل ایسا ہو اور ہاتھ ہو ایسا

۱۲۵

سب صف بچا تن سے کر دیا جدا
کیا تھے کہ دیکھ کے دیکھا
سر کو جو چھوڑا
جو تن کو جو چھوڑا
جو تن کو جو چھوڑا
جو تن کو جو چھوڑا

لوہے کے چبانے کی صدا یہاں گئی اوسکو
جس تیر پہ نہ ڈالدیا کہا گئی اوسکو

www.emarsiya.com

۱۲۷

پانی گئی ان شاہ کی دھوم جاری
وہ بھیں لہو خاک پر سا کر آئی
وہ جسکو دکھایا اوسے تڑپا کے آئی
اُتر پانی تو دریا کی ہو آگ کے آئی

۱۲۸

لڑتا ہوا ہو جب لب دریا وہ جرار
تلوار دوش سا رنگ پہ علم ہاتھ میں تلوار
سنتی ہے ٹکا ٹکا لہو خاک پہ ہر بار
چھیڑا جو ذرا اژدر کے گلے اندر میں تلوار

۱۲۹

ہو سینے علمدار کی آگے میں ہو پیچھے
یہ کیا مشک کے بھیدوں کو صدمہ
سب لشکر کے اوسکو ہے جسم
یہ زندہ ہے کیا حافظ عالم
کسی کو خوف ہو بھیا ای حافظ عالم

جس جا تھی وہیں تھی کہیں آئی نہ کبھی تھی
انداز نئے ڈھنگ نیا چال نئی تھی

دل کھل گیا آئی جو ہوا سرد تری کی
تر ہو گئی چھینٹوں سے زرہ جسم جری کی

تو مشک کا حافظ ہے نگہبان ہے علم کا
یا رب میں بہشتی ہوں پیمبر کے حرم کا

۱۳۰

ہر سو ملک اوسکے انداز سے آئی
ہر صید جلدی شہباز سے آئی
کس شان سے کس ناز سے آئی
اے یاوں چلا فوج ہے اعجاز سے آئی

۱۳۱

ہر سو پیاس سے شہ لاج عباس نے
جہاں نہ تھا کوئی سب ابرار
اور سوچ میں جو ان بھی ہو شیخ وفادار
پانی سے اوٹھا لے دریا سے انبار

۱۳۲

کیا تم کا دریا بھی جبل کے آیا
لاکھوں نے اڑا اور کوئی نہ ہم نے پایا
ہم خیر کے پانی کو میں پیاسے بھی لایا

اعدا کو نئی طرح سے چوزنگ کھائے
اک تیغ نے دو ہاتھ میں سو رنگ دکھائے

سمجھا کہ خجل ہونگا بہت پیاس بجھا کر
ہمت اسے کہتے ہیں بعض ہیں وفا کر

صابر ہوں کہ آغوش میں صابر کے پلا ہوں
جس حال سے آیا تھا اوسی طرح چلا ہوں

۱۳۳

ہاری ہوئی سب فوج جو ہم سے ہوا
فولاد سے کٹ کر بھی کٹی پھیلی
سنداس کا تھا کہا جاتے کیسا لڑ کے کیوں
اس بیچ کو بھی ابھی اوس نے کیا

۱۳۴

دیکھی کی لگا مرکے کی بار بیچ
تو پیاسے کہ یہ کیا کہنے کی
کی سر پہ کی لخت دل سا تھی
کی سر پہ کی دو روز سے ہیں تشنہ دہان آل نبی

۱۳۵

اب تن میں نہ طاقت ہے نہ تاب تو ان ہے
کمزور ہوں اور دوش پہ بار گران ہے
جب لے لئے سب فوج شہ ذی جان ہے
سقا ہوں میں جسکا وہ بہت تشنہ دہان ہے

اک ہاتھ میں سب فوج کو پامال کیا تھا
دم بھر میں سیہ کاروں کا منہ لال کیا تھا

کسطرح پیے آب علمدار کا گھوڑا
پیاسا ہے ابھی سید ابرار کا گھوڑا

پیاسوں کی امانت کو شہ بد سے بچا لے
اے بار خدا مشک کو چوروں سے بچا لے

www.emarsiya.com

۱۳۶

اس پیاس کی گرمی سے جو لاؤں کو نہیں تاب
دو چار ہیں بچے کہ موسے جاتے ہیں بے آب
پانی کا بھی یاں قحط ہے دانا بھی ہے نایاب
سیدانیاں مضطر ہیں بچوں کو جو ہے اضطراب

اوسپر یہ ستم جو چھ مہینہ کا پسر ہو
وہ وہ اتنا نہیں ہے کہ زبان بچے کی تر ہو

۱۳۷

سر کٹ کے گرا جب دم زہر میں ڈالا
ہاتھ اپنا جو ہٹا کر جو پڑا دل کے بالا
ہٹتا ہی نہ تھا ہر چند کہ سو دل کا رسالا
ساحل پہ چلا تھا تو تھا صدمہ نہیں ٹالا

بیڈھا یہ او چلتا تھا کہ ٹکراتے تھے لاشے
دریا میں چپ و راس بہے جاتے تھے لاشے

۱۳۸

ہے ہے یہ ستم عباس فلک جاہ
کہتے تھے زبان پر کہ تو کلمہ علی اللہ
جاری تھا زبان پر کہ تو کلمہ علی اللہ
آگے تھے دریا میں جو نہیں ناندھ کے روباہ
آگے تھے دریا میں جو نہیں ناندھ کے روباہ
اعمال تھا اگر بہادر کو نکلنے کی نہ راہ

رستہ نہ ملے گا تو کدھر جائیں گے عباس
خود ڈوب کے اس نہر میں مر جائیں گے عباس

۱۳۹

ساحل پہ جو تھے لاش تھے یا تیر تھے
پانی کے جو پاس تھے تو دم گیر تھے
سب بہادر تھے جو ہر سے جگر گیر تھے
تھے ہر طرف نہ ہاتھ سے تیر تھے

چکر میں تھا گرداب بھی جرار کے ڈر سے
موجیں نہ سرک سکتی تھیں تلوار کے ڈر سے

۱۴۰

ساحل پہ جو تھے لاش تھے یا تیر تھے
پانی کے جو پاس تھے تو دم گیر تھے
سب بہادر تھے جو ہر سے جگر گیر تھے
تھے ہر طرف نہ ہاتھ سے تیر تھے

دم بند ہے تلواروں کو چمکا نہیں سکتے
لاکھوں ہوں مگر منہ پہ مرے آ نہیں سکتے

۱۴۱

ساحل پہ جو تھے لاش تھے یا تیر تھے
پانی کے جو پاس تھے تو دم گیر تھے
سب بہادر تھے جو ہر سے جگر گیر تھے
تھے ہر طرف نہ ہاتھ سے تیر تھے

یہ حال تھا ضیغم دم جنگ آتا ہے جیسے
یوں آتے تھے ساحل پہ نہنگ آتا ہے جیسے

۱۴۲

ساحل پہ جو تھے لاش تھے یا تیر تھے
پانی کے جو پاس تھے تو دم گیر تھے
سب بہادر تھے جو ہر سے جگر گیر تھے
تھے ہر طرف نہ ہاتھ سے تیر تھے

ڈر سے کسے روباہ نے ضیغم کو نہ روکا
پیاسے ہوئے سیراب تو پھر کون لڑے گا

۱۴۳

ساحل پہ جو تھے لاش تھے یا تیر تھے
پانی کے جو پاس تھے تو دم گیر تھے
سب بہادر تھے جو ہر سے جگر گیر تھے
تھے ہر طرف نہ ہاتھ سے تیر تھے

سب ٹوٹ پڑو ورنہ بڑا آفت پڑے گا
پیاسے ہوئے سیراب تو پھر کون لڑے گا

www.emarsiya.com

۱۴۴

دو لاکھ سے مقابلے میں وفادار کو سپہ
وہ جانتے تھے ہاتھ میں اور گرد اندھیرا
جو بھائی کے تھے دن کو وہی بھائی کو پیارا
نعرہ تھا کہ اللہ مددگار ہے میرا

تلواروں سے تیروں کو قلم کرتے تھے عباس
پڑھ پڑھ کے دعا مشک پہ دم کرتے تھے عباس

۱۴۵

برچھی کی نوک تھی سوار ایک طرف سے
دریا پہ تھی سپاہ دو لاکھ طرف سے
تلوار تھی شمشیر تھی ہر ایک طرف سے
تیر آتے تھے دم بھر میں ہزار ایک طرف سے

تنہائی میں کیا جانیے کیا کرتے تھے عباس
مشکیزہ لئے سب سے وغا کرتے تھے عباس

۱۴۶

مشکیزہ پہ ہر دم جو سپر ہو گئے عباس
سر تا بقدم خونیں تر ہو گئے عباس
دیکھو تو ذرا جرأت سقائے حرم کو
تا دیر کٹے ہاتھ نے چھوڑا نہ علم کو

۱۴۷

مشکیزہ سنبھالیں کہ لعینوں کو ہٹائیں
تھی فکر کہ پہنچا نہ کوئی ضرب شاہ
دم بھر میں ہوا اور کوئی ضرب نہ ہو خواہ
دم بھر میں ہوا ہو گیا تھا دست جگر بند بدا سر

مجروح تھا سر تیروں سے چھاتی بھی چھنی تھی
مظلوم کی اک جان پہ کیا آن بنی تھی

۱۴۸

تیروں کی جو بوچھار ہوئی چھن گئے عباس
بازو جو کٹے سرور و ان بن گئے عباس

۱۴۹

چھلکا کبھی تیغ شرر بار کو روکا
پھیرا کبھی گرز اسپہ وفادار کو روکا
کاٹی کبھی برچھی کبھی تلوار کو روکا
دو چار کو روکا کبھی دو چار کو روکا

اپنا تن انور نہ شرر بار سے بچایا
جھک جھک گئے اور مشک کو تیروں سے بچایا

۱۵۰

لاکھوں سے لڑے تھے کبھی تیغ شرر بار
جانبازیاں کیں ہم نے بہ طاقت بڑی جیسے
دو روز سے اک بوند نہ پی تھی زبان تک
وہ جلنے لگا پیاس کا غلبہ ہوا ان تک

اسپر بھی نہ مضطر تھے نہ گھبراتے تھے عباس
لڑتے ہوئے دریا سے چلے آتے تھے عباس

۱۵۱

یا کبھی تو یہ صورت ہے سنو حال دو عالم
سب گھر تو وبالا ہے شہ جن و بشر کا
عباس نے سر فاطمہ زہرا کے پسر کا
فرمائے ہیں لو دوست گیا بند کمر کا

ہیہات کٹے ہاتھ شجاع ازلی کے
کانوں میں صدا آتی ہے رونے کی علی کے

۱۵۲

تھا کیا تو وہ جو ہو سکے سو حال دو عالم
سب گھر تو وبالا ہے شہ جن و بشر کا
عباس نے سر فاطمہ زہرا کے پسر کا
فرمائے ہیں لو دوست گیا بند کمر کا

ہیہات کٹے ہاتھ شجاع ازلی کے
کانوں میں صدا آتی ہے رونے کی علی کے

www.emarsiya.com

۱۵۳

اک شور جو ہے ہائے علمدار علمدار
یہ روتے ہیں بیٹے کے لئے حیدر کرار
دنیا سے چلا ہائے میرا جعفر طیار
شبیر کہاں ہائے ایسا مددگار

طاقت تھی کہ بھائی کی مدد بھائی کریگا
اب کون مرے بچوں کی سقائی کریگا

۱۵۴

غش سے کوئی سامان حرم کی ہے کوئی
شہ شہ کوئی بی بی کو بکارتی ہے کوئی
تسبیح لئے ذکر خدا کرتی ہے کوئی
لاشوں پہ دم نزع بال و عارض ہے کوئی

دکھ پہنچے نہ کچھ بازوے شاہ شہدا کو
یارب تو بچا لیجو سکینہ کے چچا کو

۱۵۵

کہدے کوئی دنیا سے سفر کر گئی وہ تو
اب پانی پہ کیوں لڑتے ہو تم مر گئی وہ تو

۱۵۶

زیادہ ہے فزوں یاد فلک جور و جفا کو
بیداد ہے بیداد کہ بلوہ ہے بلا کو
تم میں ہے کہ جو بھائی سے جفا کی ہے جفا کو
چھینے ہے کہ جو بھائی سے جفا کی ہے جفا کو

مرنے کا ہمارے غم تازہ اوٹھایا
بھائی نے برادر کا جنازہ نہ اوٹھایا

۱۵۷

قریب کا یہ نقشہ ہے کہ جاں زیر زمیں ہے
یہ خیمہ میں آئی ہے مظلوم کی بیٹی
بھائی سے بہن کہتی ہے پاس کی بیٹی
بھائی سے بہن کہتی ہے پاس کی بیٹی

صدمہ ہو یہ کچھ کم نہیں سکتی ہے سکینہ
ایک ایک کا منہ پاس سے تکتی ہے سکینہ

۱۵۸

صدمے کی بلا ہے کہ وہ گھر میں نہ آئیں
کیوں روتی ہو بی بی کہ دعائیں
صدمے کی بلا ہے کہ وہ گھر میں نہ آئیں
کیوں روتی ہو بی بی کہ دعائیں

دنیا میں خوشی تا بہ قیامت رہو بی بی
وہ بھی جئیں اور تم بھی سلامت رہو بی بی

۱۵۹

بیٹھے ہیں جو شاہ کا ہے خیمہ کے در پر
سید ہیں یہاں سب شہ بی بی کے دلاور
دیکھا ہے جو عباس کو دلاور
دیکھا ہے جو عباس کو دلاور

مائیں جو تڑپتی ہیں تو جی کھوتی ہیں بچے
منہ دیکھتے ہیں ماں کا اور روتے ہیں بچے

۱۶۰

پھر گھر میں نہ اس چاند سی تصویر کو دیکھا
کیوں بیبیو تم نے مری تقدیر کو دیکھا

۱۶۱

یہ ذکر تھا جو شور رو و نالہ و فریاد سے کیا یاد
لو خاک کہ ہے کہاں ایسا مددگار
پائیں سے کیا قتل حیدر کرار
کا ارادہ ہے کیا قتل حیدر کرار

ختم ہو گیا زور آج امام انس کا
کٹتا ہے گلا حضرت عباس علی کا

www.emarsiya.com

۱۲۲

اوس شور سے اصغر کی اجل نالہ کی
فقنے اوس سر دوڑ کے زینب کو خبر کی
اوٹھے شہ دین دیکھ کے صورت کو پسر کی
ہر سو تھی تلاش راہ ادھر کی نہ ادھر کی

سیدانیاں کرنے لگیں فریاد خدا سے
ہلتا تھا کلس خیمہ کا ہے ہے کی صدا سے

۱۲۳

اکبر نے کہا روکے یہ تو ہے ترا بھائی
شبیر نے کہا ہے بھائی میرے بھائی
عباس نے آواز حسین اپنی سنائی
گھبرا نہ مولا ابھی زندہ ہے برادر

بازو ہیں جدا ابھر سلام اوٹھ نہیں سکتا
تن چور ہے ایسا کہ غلام اوٹھ نہیں سکتا

۱۲۴

یہ جوش اتار رقت کا شہ جن و بشر کو
جس طرح سے روتا ہے کوئی باپ پسر کو

۱۲۵

میدان میں جب حال سے ہو بیخود شہ ذیجاہ
اشک آنکھوں میں اور آہیں لب پر شہ والا
فاقہ تو کئی روز کا اور صدمہ جانکاہ
بے تاب ہیں طاقت ہی نہ کچھ صبر ہے ہمراہ

خود صبر کے ہاتھوں سے جگر تھامے ہوئی تھے
ہمشکل نبی دست پدر تھامے ہوئے تھے

۱۲۶

رو کر یہ کہا بیٹے تو قربان برادر
طاقت مری پیری کی ہے مہمان برادر
ساونت مرا اور مرے ذیشان برادر
دنیا میں کوئی دم کے ہے مہمان برادر

کیا ہو گیا طفلی کا وہ اقرار تمہارا
چھوڑا ہمیں بس دیکھ لیا پیار تمہارا

۱۲۷

چلا تھے ہم کو بھی پیری کے سہارے
اے شبر جوان یاد وفادار ہمارے
ہے ہے ہمیں بے پیر بھائی کے سہارے
ہے ہے ہمیں بے پیر بھائی کے سہارے

تھا میری ضعیفی کا عصا ہاتھ تمہارا
آج اوٹھ گئے دنیا سے چھٹا ساتھ تمہارا

۱۲۸

گھبرا کے کہا تھے پسر شاہ برادر
دریا کی ترائی ہے کدھر سے ہے کدھر
اللہ بہت دور ہے گر ہے یہ خبر
علی کیسا ہے کیا لاش کو لے جائیں گے لشکر

تلوار علم کرنے دو اب پاس کہاں کا
سر کاٹ نہ لے کوئی مرے شیر زیاں کا

۱۲۹

پانی کے لئے واہ رے بھائی کی لوری
پیاسوں کا دیا ساتھ نہ فاقہ سے مری چھوری
جنت کی طرف جانے کا ہے شوق تمہاری
اوٹھنا ترا دنیا سے قیامت ہے تمہاری

پہلو سے برادر کے نہ ہٹتے تو مزا تھا
ہم دونوں کے سر ساتھ ہی کٹتے تو مزا تھا

۱۳۰

جب بھائی کا بھائی سے وہ کلیجہ کی ہے ہے
معلوم ہوئی اب ہمیں بھائی کی محبت
نہ ہی ہے جس کی شہ ذی الفقار سے بھی
شعلہ کا ہے ہوتی ہے آج بھر کی حفاظت

بس آپ میرے جینے کا سہارا نہیں کوئی
یوں کہنے کو سب ہیں پہ ہمارا نہیں کوئی

۱۷۰
کیسے علمدار سے آنسو ہوئے جاری
شہ نے کہا روتے ہو غریبی پہ ہماری
سوکھی ہوئی زبان تن کی کیفیت نہیں ساری
بولا نہ گیا کچھ ہے کمر ہے کئی باری

بوسے قدم شاہ پہ دینے لگے عباس
صدمہ جو ہوا ہچکیاں لینے لگے عباس

۱۷۱
کیا دم سے نکلنے کا بھی ہے صدمہ جانکاہ
کانپے کبھی کروٹ کبھی لی اور کبھی کی آہ
جب آ کے کبھی پاس سے دیکھا طرف شاہ
بولے دم آخر کہ نثار شہ ذیجاہ

روتے رہے شاہ شہدا مر گئے عباس
آغوش میں بھائی کی سفر کر گئے عباس

۱۷۲
خاموش انیس اب کہ تمنا ہے دل زار
کافی ہے مرے لائے کو نوری دردی کفار
اس جنس کا گاہک نہیں کوئی خریدار
فیاض ہے لیکن شہ مظلوم کی سرکار

افسردہ نہ ہو غنچۂ امید کھلے گا
کھلجائینگی آنکھیں وہ صلا تجھکو ملے گا

سلام

۱ مجرائی گردش فلک پہ شیر دیکھے
۲ مجرائی باغ خلد کی تعمیر دیکھے
۳ مجاور دو کے تن سے سر شیر دیکھے
۴ لٹتا ہے تن سے کب سر شیر دیکھے
۵ عباس آئے رن میں تو اعدا میں غل ہوا
شیر خدا کے شیر کی تصویر دیکھے
۶ نکلے وطن سے تو یہ دو کر گئے تھے
بجائے کسطرف ہمیں تقدیر دیکھے
۷ جرار ہوں میں کروں نہ قیامت بپا ہوئی
چوسا ہے پیار اور لب شیر دیکھے
۸ زبان میں سر کو پیٹ کر تھے اہلبیت
سر تن سے کب سر شیر دیکھے
۹ چلتا ہے دشت میں ہر آنکھ کی صدا
کب دشت میں لاشہ شیر دیکھے
۱۰ دیکھا ہے عزا تو زینب سے بولے شاہ
سر کیا گذرے اس حسین پہ شیر دیکھے

۱۰ شہ نے تصدق کر کے سب رفیق و یار
ہم کاروان سے چھوٹ کے تقدیر دیکھے
۱۱ قلعہ حسین سے زینب نے کیا
روکر سر حسین سے شبیر دیکھے
بھائی جفا سے لشکر بے پیر دیکھے
۱۲ فریاد ہے کہ شمر نے چھینی مری ردا
بوسے میں کھل گیا سر شبیر دیکھے
۱۳ کس پاس سے گئے تھے مولا کہاں ہے
کس جفا سے لشکر بے پیر دیکھے
۱۴ کافر کو بعد مرگ مسلمان کر دیا
معجزنمائی سر شبیر دیکھے
۱۵ بانو بولی سب سے جو پوچھا پسر کا حال
دم توڑتا ہے حضرت شبیر دیکھے
۱۶ خال سے قلم کئے مرنے پہ شمر کے ہاتھ
کیا سنگدل تھا بعد بے پیر دیکھے
۱۷ عابد سے جو دو اسیری کو پوچھا
کہتے تھے استخوان پہ ہے زنجیر دیکھے

جملہ مومنین اثنا عشری مذہبی کتابیں اور نئی نئی جلدیں مرثیوں کی سید عبد الحسین تاجر کتب لکھنؤ محلہ یحییٰ گنج سے طلب